Semester II CC-8

المقامۃ الثالثۃ البلخیۃ

عیسی بن ہشام نے مجھ سے بیان کیا کہ کپڑے کی تجارت نے
مجھکو بلخ جانے پر آمادہ کیا تو میں وہاں اس حال میں پہونچا
کہ میری الحقی جوانی تھی، فارغ البال تھا مالداری کے
زیور سے آراستہ تھا۔ مجھے کوئی امر متردد نہ کرتا تھا مگر
جیرہ فکر سے اس کو تابع کروں یا الفاظ وحشیہ کہ اس کو قابو
میں لاؤں پس مدت قیام تک نہیں اجازت چاہی میرے کان
سے کسی کلام نے جو میرے کلام سے زیادہ فصیح ہو یعنی نہ سنا
جب فراق نے اپنی کمان کو بڑھا کیا تو قریب ہوا تو میرے
پاس ایک جوان آیا عظمت شکل و صورت میں اور ایسی
داڑھی میں جو خدا عین میں چھپی جاتی تھی اور ایسی نگاہ میں جو
فرات کا پانی پیئے ہوئے تھی اور مجھ سے اس حسن جس کی
وجہ سے میں نے تعریف میں زیادتی کی۔ پھر کہا کیا تو مسفر کا

ارادہ رکھتا ہے میں نے کہا ہاں خدا کی قسم۔ تو اسنے کہا سے پھرا

تو سرسبزی پائے اور تیرا قائد گمراہ نہ ہو تو کب تو نے ارادہ کیا ہے

تو میں نے کہا کل صبح تو کہا وہ اللہ کی صبح ہے نہ روانگی کی صبح اور

وصل کی چڑیا شلے نہ فراق کی چڑیا پھر ارادہ کہاں کا ہے میں

نے کہا گھر کا کہا خدا تجھ کو گھر پہونچائے اور تیری حاجت پوری ہو

پھر واپسی کب ہوگی میں نے کہا آیندہ سال (کہا خدا کرے) تو

زمانہ کی چادر لپیٹے اور تانگے کو موڑے (یعنی خدا کرے تو جلد واپس آئے

کرم بخشش میں تیرا کیا درجہ ہے اسنے کہا جبا نکل تو چاہے تو کہا

کہ جب تجکو اللہ صحیح وسالم واپس لائے۔ اس راستے سے

تو ہمارے لئے ایک دشمن کو ساتھ لانا جو دوست کی چادر میں ہے

خاندان صفر سے ہے کفر کی طرف بلاتا ہے ناخن بڑھانا چاہتا ہے

آفتاب کی طرح گول ہے قرض کے بار کو ہلکا کرتا ہے منافق

ہے، عیسی بن ہشام نے کہا سو میں نے جان لیا کہ وہ دینار

مانگتا ہے میں نے کہا ہے تجکو نقد دیتا ہوں اور اتنے ہی

کا وعدہ کرتا ہوں تو شعر پڑھکر کہنے لگا وہ تیری رائے اس

سے بڑھ کر ہے جس کا میں نے سوال کیا

Scanned with CamScanner